تہذیب و ثقافت
دوسری قسط

تحریر: ڈاکٹر عاصم عبداللہ قریوتی
ترجمہ: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

'اپریل فول'...... اسلام کی نظر میں

❷ شریعتِ اسلامیہ میں مزاح کا حکم

مزاح سے مراد کسی سے شغل کرنا ہے۔اس سے اس کا دل دکھانا یا ایذا دینا مقصود نہ ہو بلکہ دل خوش کرنا اور محبت کا اظہار ہو۔اس مفہوم کی روشنی میں مزاح اور استہزا میں فرق ہے۔

مزاح کی ضرورت: انسان کا ہمیشہ ایک ہی انداز اور ایک ہی طریقہ پر چلتے رہنا بسا اوقات ملال و رنج کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وعظ ونصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے کہ ہم اکتا نہ جائیں۔(بخاری، کتاب العلم:۶۸)

عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

"مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ساری ساری رات قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو۔میں نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یوں نہ کیا کرو۔رات کو قیام بھی کیا کرو اور آرام بھی۔ کبھی روزے رکھ لیا کرو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔" (بخاری: کتاب الادب، باب حق الضیف:۶۱۳۴/ صحیح مسلم، کتاب الصیام)

اس حدیث کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر اس کے جسم، اولاد اور دوستوں وغیرہ کے حقوق ہیں۔ انسان کو اپنی زندگی کے معمولات میں معتدل ہونا چاہئے۔ دل کو خوش رکھنا بھی از حد ضروری ہے۔ ہر وقت ایک ہی انداز پر رہنا انسان کے لئے ناممکن اور مشکل ہوتا ہے۔

حضرت حنظلہ اُسیدیؓ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں آئے اور کہا:

"یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی خدمت میں آتے ہیں۔آپ ﷺ ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق بیان فرماتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے جہنم اور جنت کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی مجلس سے جانے کے بعد جب ہم اپنی بیویوں، اولاد اور دیگر مصروفیات میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں ذہن سے نکل جاتی ہیں اور ہمیں بھول جاتی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

''اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میرے پاس تمہاری جو حالت ہوتی ہے اگر ہر وقت تمہاری وہی کیفیت رہے اور تم اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو اللہ کے فرشتے تمہارے بستروں پر اور راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن حنظلہ یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔(یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا)'' (صحیح مسلم، کتاب التوبہ؛نمبر ۶۹۰)

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ جس طرح انسان کا جسم تھک جاتا ہے، اسی طرح دل بھی تھکاوٹ اور اکتاہٹ محسوس کرتا ہے۔ اس لئے صحیح اور جائز مزاح کے ذریعے دوسروں کے دل کو خوشی پہنچائی جاتی ہے۔ اس سے آپس کے مخلصانہ اور محبانہ تعلقات مزید پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں نیز اس سے خوشی اور محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

مزاح کرنا آنحضرت ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ اس کی بعض مثالیں بطورِ نمونہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔ اس لئے ائمہ کرام نے بیان کیا ہے کہ مزاح سے مکمل پرہیز اور اجتناب بھی سنت و سیرتِ نبویہ کے خلاف ہے حالانکہ ہمیں سنت اور سیرتِ نبویہ کی اتباع و اقتدا کا حکم دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سلسلہ میں ایک حدیث جو بایں الفاظ مروی ہیں:

أنه قال: «لا تمار أخاك ولا تمازحه» (ترمذی: ۴/۳۵۹)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے بھائی سے شغل اور مزاح نہ کرو۔''

یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اس کا ایک راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ بالفرض یہ حدیث صحیح ہو بھی تو اس سے ایسا مزاح مراد ہو گا جس میں افراط یا حد سے تجاوز ہو اور آدمی ہمیشہ ایسا کرتا ہو یا فضول مزاح مراد ہو گا۔ ایسی صورتوں میں مزاح کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ مزاح میں ہمیشہ سچ ہونا چاہئے۔ اس میں جھوٹ کی آمیزش قطعاً نہ ہو۔ مزاح کے طور پر جھوٹ بولنے والے کے لئے شدید وعید آئی ہے اور مزاح میں جھوٹ ترک کرنے والے کے حق میں ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مزاح میں جھوٹ ترک کر دے، میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں۔''

بہز بن حکیم کے دادا فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ

سمعت رسول الله ﷺ يقول: «ويل للذي يحدث بالحديث ليضحك به القوم فيكذب ويل له ويل له» (ترمذی: ۴/۵۵۷) ''جو شخص لوگوں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے، تباہی ہے، بربادی ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں

❀ حضرت صہیب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ''قریب آجاؤ اور کھاؤ۔''میں کھجوریں کھانے لگا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:''تم کھجوریں کھا رہے ہو،تمہاری تو آنکھیں دکھتی ہیں؟''میں نے کہا:''یارسول اللہ ﷺ!میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں۔''یہ سن کر آپ مسکرا پڑے۔(سنن ابن ماجہ: کتاب الطب،باب الحمیۃ)

❀ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا:''یارسول اللہ ﷺ!مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔''نبی ﷺ نے فرمایا:''ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیں گے۔''وہ بولا:''میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟''تو نبی ﷺ نے فرمایا:''اونٹنی ہی تو اونٹ کو جنم دیتی ہے۔''(سنن ابی داؤد: کتاب الادب،باب ماجاء فی المزاح،جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ،باب ماجاء فی المزاح)

❀ حسن فرماتے ہیں کہ ایک بڑھیا نبی ﷺ کی خدمت میں آئی،اس نے کہا:یارسول اللہ ﷺ!دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کریں۔'آپ ﷺ نے فرمایا:''اے امّ فلاں!جنت میں بوڑھے داخل نہیں ہوں گے۔''وہ روتے ہوئے واپس جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:''اسے بتاؤ کہ یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ، عُرُبًا اَتْرَابًا} (الواقعہ ۵۶: ۳۵ تا ۳۷)

''بے شک ہم ان عورتوں کو نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے جو خوش اطوار اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔'' (شمائل ترمذی:۲/۳۸)

❀ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی، جس کا نام زاہر بن حرام تھا، وہ دیہات سے نبی ﷺ کے لئے تحائف اور ہدایا لایا کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ بھی اسے کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا کرتے۔نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:"زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور ہم اس کے شہری دوست ہیں۔"آپ ﷺ کو اس سے محبت تھی۔ایک دن آپ ﷺ نے اسے دیکھا وہ کچھ سامان فروخت کر رہا تھا۔آپ ﷺ نے اسے پیچھے سے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔وہ دیکھ نہ سکتا تھا کہ یہ کون ہے۔وہ بولا، کون ہو؟ مجھے چھوڑ دو۔اس نے مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ کو پہچان لیا۔

www.KitaboSunnat.com

پہچاننے کے بعد چھڑوانے کی بجائے وہ کوشش کرکے اپنی کمر نبی ﷺ کے سینہ سے لگانے لگا۔ اور نبی ﷺ آوازیں دینے لگے: مجھ سے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اس نے کہا: یارسول اللہ! میری آپ کو بہت کم قیمت ملے گی تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لیکن اللہ کے ہاں تم بڑے قیمتی ہو، تمہاری قیمت کم نہیں ہے۔" (شرح السنہ البغوی: ۱۸۱/۳ اور شمائل ترمذی: ۳۵/۲)

❁ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور سودہ بنت زمعہؓ میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے حریرہ (کھانا) تیار کرکے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور میں نے سودہ سے کہا 'آپ بھی کھائیں' وہ بولیں: "یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔" میں بولی: "اللہ کی قسم! تمہیں یہ کھانا ہوگا ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مل دوں گی۔" وہ کہنے لگیں: "میں اسے چکھوں گی بھی نہیں۔" میں نے پیالے میں سے کچھ کھانا لے کر سودہ کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے۔ آپ نے اپنے گھٹنے جھکا دیئے تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لے سکے۔ اس نے بھی پیالے سے کچھ کھانا لیا اور میرے چہرے پر مل دیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔ (کتاب الفکاہہ، مسند ابی یعلی)

❁ حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہؓ، عبیداللہؓ اور کثیر بن عباسؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "جو میرے پاس پہلے آئے گا، اسے فلاں چیز دوں گا" چنانچہ وہ گرتے پڑتے آپ کی طرف دوڑے اور آکر آپ کی پشت مبارک اور سینہ مبارک پر لوٹنے لگے اور آپ انہیں بوسے دیتے اور معانقہ کرتے تھے۔ (مسند احمد: ۱، ۲۱۴ و مجمع الزوائد: ۱۱/۹)

❁ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن بن علیؓ کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے، بچہ آپ کی سرخ زبان دیکھتا تو جلدی سے ادھر متوجہ ہوتا۔ (اخلاق النبی لابی الشیخ ص ۸۶، شرح السنہ از امام بغوی: ۱۸۰/۱۳)

❁ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، صحابہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ بھی ہمارے ساتھ مزاح اور شغل کرتے ہیں؟ فرمایا! ہاں، میں سوائے حق وسچ کے کچھ نہیں کہتا۔ (جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المزاح اور الادب المفرد از بخاری)

❁ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ ان دنوں میں نوعمر تھی اور میرا جسم بھاری نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: آگے چلو، لوگ آگے چل گئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: آؤ دوڑ لگائیں۔ ہم نے دوڑ لگائی تو میں آگے نکل

گئی،آپ خاموش ہوگئے۔ اس کے بعد ایک اور موقعہ پر میں آپ کی ہم سفر تھی۔ میرا جسم بھاری اور بوجھل ہوچکا تھا۔ میں پہلی بات بھول چکی تھی۔آپ نے لوگوں کو آگے جانے کا حکم دیا۔ لوگ آگے نکل گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ دوڑ لگائیں۔ مقابلہ ہوا تو اس دفعہ آپ ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے ہنستے ہوئے فرمایا: یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔ (مسند احمد ۶/ ۲۶۴/ سنن ابی داود: کتاب الجہاد، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح)

❁ حضرت انس بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب لوگوں سے عمدہ تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر چھوٹا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ تشریف لاتے تو اس سے شغل فرماتے اور کہتے: ابوعمیر! مولے نے کیا کیا؟ (صحیح مسلم، کتاب الادب)

❁ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں تھے۔ ایک سیاہ فام غلام، أنجشہ حدی خوانی کررہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: أنجشہ! ذرا خیال کرو، ہمارے ہمراہ آبگینے (خواتین) ہیں۔ (بخاری: کتاب الادب ۶۲۱۰/ صحیح مسلم : کتاب الفضائل ۵۹۹۰)

❁ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے بطورِ مزاح فرمایا: ''ارے دو کان والے!'' (جامع ترمذی، شمائل ترمذی، سنن ابی داود، شرح السنہ)

❁ صحابہ کرام ایک دوسرے کی طرف ہندوانے (تربوز) پھینکا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی انسانوں جیسے انسان ہی تھے۔ (الادب المفرد از امام بخاری: ص ۱۰۳)

۴ تعریض اور اس کا حکم

کھلم کھلا بات کرنے کو 'تصریح' کہتے ہیں۔ اس کے برعکس بات ہو تو اسے تعریض کہا جاتا ہے۔ اُوپر رسول اللہ ﷺ کے مزاح کی جو مثالیں بیان ہوئی ہیں، شاید ان میں سے بعض کا تعلق تعریض یا توریہ سے ہو۔ بہرحال یاد رکھنا چاہئے کہ 'توریہ اور تعریض' یا بعض مخفی اغراض ومقاصد اور مزاح دوسرے کو خوش کرنے کے لئے ہی مباح ہے لیکن اگر مزاح یا تعریض سے دوسروں کو ایذا پہنچتی ہو یا کسی پر ظلم ہوتا ہو یا اس کے ذریعہ حق کو باطل یا باطل کو حق قرار دیا جارہا ہو تو اس کی نہ صرف اجازت نہیں بلکہ حرام ہے۔ مزاح اور تعریض سے اپنے حق کا حصول

www.KitaboSunnat.com

یا ظالم کے ظلم سے تحفظ مقصود ہو تو اس کی اجازت ہے۔

جیسا کہ واقعہ ہجرت میں دورانِ سفر حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا کوئی واقف کار انہیں ملا، وہ رسولِ کرم ﷺ کو نہیں پہنچانتا تھا۔ اس نے ابو بکر ؓ سے پوچھا: **من معک هذا؟** یہ آپ کے ہمراہ کون ہیں؟ تو انہوں نے ذو معنی جواب دیا: **هذا رجل یهدینی السبیل** کہ یہ شخص مجھے راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ مخاطب سمجھا کہ حضرت ابو بکر جدھر جارہے ہیں، یہ اس راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ جب کہ حضرت ابو بکر ؓ کی مراد کچھ اور تھی۔ ایسی ذو معنی بات کو 'تعریض یا توریہ' کہا جاتا ہے۔ شرعاً اس کی اجازت ہے۔ (مترجم)

یہ بھی ضروری ہے کہ مزاح کرنے والا اللہ کے دین کے بارے میں مزاح نہ کرے۔ بہت زیادہ مزاح سے بھی اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس سے انسان کی مروّت او روقار مجروح ہوتا ہے۔

کثرتِ مزاح کے مفاسد

① مزاح کی کثرت انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے۔

② کثرتِ مزاح کے سبب انسان دین کے اہم امور اور دین کے تفکر سے غافل ہوجاتا ہے۔

③ اس سے دل سخت ہوجاتا ہے۔ ④ اس سے بغض وحسد پیدا ہوتا ہے۔

⑤ اس سے انسان کی سنجیدگی اور وقار کو زوال آجاتا ہے۔

⑥ کثرتِ مزاح کثرتِ ضحک کا سبب ہے۔ کثرتِ ضحک کے نتیجہ میں دل سخت اور اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے۔

⑦ زیادہ مزاح کرنے والے کی بات پر اعتماد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ سننے والا اس کی سنجیدگی یا مزاح میں تمیز نہیں کرسکتا۔

خلاصہ یہ کہ جب مزاح سچ پر مشتمل اور مذکورہ مفاسد سے پاک ہو تو اس کی اجازت ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دوزخ اور اس کے عذاب اور جنت اور اس کی نعمتوں کو ہر وقت یاد رکھیں اور ان کی طرف سے غافل نہ ہوں اور ہمیں آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

«یا أمة محمد! واللہ لو تعلمون ما أعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا ألا هل بلغت»

(متفق علیہ: بخاری: ۲/ ۵۲۹ فتح الباری، کتاب الکسوف، باب الصدقۃ ۱۰۱۴، ومسلم: ۲/ ۶۱۸)

''اے امت محمد ﷺ اللہ کی قسم! میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو تو تم زیادہ روؤ گے اور بہت کم ہنسو گے۔ خبردار میں دین کے احکام تم تک پہنچا چکا۔'' (جاری ہے)

www.KitaboSunnat.com